سوال

(79) لین دین میں کمیشن

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقہ میں بلکہ پورے پاکستان میں یہ پراپرٹی والی وبا پھیلی ہے وضاحت فرمائیں قرآن وسنت اور دیگر جدید مسائل سے۔ میں ماہنامہ الحدیث کا ایک سال سے قاری ہوں۔ چونکہ لوگ مشقت والا کام چھوڑ کر اس پراپرٹی والے سلسلے میں پڑے ہیں اور آپ کو علم ہوگا اس میں بہت منفعت ہے۔ ایک دن میں لاکھوں کا مالک بن جاتا ہے، چاہے وہ پہلے بالکل غریب ہی کیوں نہ ہو۔ وضاحت فرمائیں۔ چونکہ اس حوالہ سے دشواری کا سامنا ہے۔ اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کمیشن کے بارے میں جہاں تک میری معلومات ہیں، یہ دلالی کی ایک قسم ہے۔ دلالی کے بارے میں دو موقف ہیں:

اول: اگر فریقین راضی ہوں۔ باہم دھوکہ، فراڈ اور کذب بیانی نہ ہو تو جائز ہے۔

سیدنا قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«کنا نسمی السماسرة علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتانا ونحن بالبقیع ومعنا العصی فسمانا باسم ہو احسن منہ فقال: «یا معشر التجار......»

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دلال کہا جاتا تھا۔ پس (ایک دن) آپ ہمارے پاس آئے اور ہم بقیع میں اپنی رسیوں کے ساتھ (تجارت میں مصروف) تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں اس سے بہترین نام کے ساتھ آواز دی، فرمایا: اے تاجرو! (مسند الحمیدی بتحقیقی قلمی ج ۱ ص ۳۰۴ ح ۴۳۸ وسندہ صحیح، ونسخہ حسین سلیم اسد ج ۱ ص ۴۰۵ ح ۴۴۲)

یہ روایت مختلف اسانید کے ساتھ سنن ابی داود (۳۳۲۶) وسنن الترمذی (۱۲۰۸ وقال: حسن صحیح) وسنن النسائی (۳۸۲۸، ۳۸۲۹) وسنن ابن ماجہ (۲۱۴۵) ومنتقی ابن الجارود (۵۵۷) ومستدرک الحاکم (۲/۵ وصححہ ووافقہ الذہبی) ومشکل الآثار للطحاوی (۳/۱۳، ۱۴) میں موجود ہے۔

اس حدیث سے دلالی کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ عربی لغت میں ''السمسرة'' کا معنی ''دلالی، ایجنٹ گری، کمیشن اور دلالی کی اجرت'' ہے۔ (دیکھئے القاموس الوحید ص ۸۰۰)

نیز دیکھئے صحیح بخاری کتاب الاجارۃ باب اجر السمسرۃ قبل ح ۲۲۷۴

دوم : دلالی ممنوع ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«لا یبع حاضر لباد» کوئی شہری کسی دیہاتی کا مالِ تجارت نہ بیچے۔ (صحیح بخاری ، ۲۷۲۳ و صحیح مسلم : ۱۵۱۵/۱۱)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ ''حاضر لباد'' کا کیا مطلب ہے ؟

تو انھوں نے فرمایا : ''لایکون لہ سمسارا'' اس کا دلال نہ بنے۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۸ ص ۱۹۸ ح ۱۴۸۷۰ وسندہ صحیح ، ومصنف ابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۵۷۸ ح ۲۲۰۵۸)

اس حدیث سے دلالی کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔

ان دونوں روایتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عرض ہے کہ دھوکہ، فراڈ اور کذب بیانی والی دلالی ہو تو حرام ہے اور اگر یہ برائیاں نہ ہوں۔ باہمی مفاد و خیر خواہی مطلوب ہو اور فریقین راضی ہوں تو مع الکراہت جائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص221

محدث فتویٰ